41663 ـ كيا حج كى ادائيگى ميں كوتاہى كرنے والے فوت شدہ شخص كى جانب سے حج كيا جا سكتا ہے ؟

سوال

اگر كوئى چاليس برس كى عمر ميں فوت ہو جائے اور اس نے استطاعت ا ور طاقت ركھنے كے باوجود حج نہ كيا ہو باوجود اس كے كہ وہ نماز كا پابند تھا اور ہر برس يہى كہتا كہ ميں اس برس حج كرونگا، ليكن بغير حج كيے ہى فوت ہو گيا تو كيا اس كے ورثاء اس كى جانب سے حج كريں؟ اور كيا اس پر كوئى گناہ تو نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

" اس مسئلہ ميں علماء كرام كا اختلاف ہے:

بعض علماء كا كہنا ہے كہ اس كى جانب سے حج كيا جائے اور يہ اس كے ليے فائدہ مند ہو گا، اور اسى طرح ہو گا جس طرح كسى نے اپنى طرف سے حج كيا ہو.

اور بعض علماء كا كہنا ہے كہ: اس كى جانب سے حج نہيں كيا جائيگا اگر اس كى جانب سے ہزار بار بھى حج كيا جائے تو قبول نہيں ہو گا، يعنى وہ اپنے ذمہ سے برى نہيں ہو گا، اور يہى قول حق اور صحيح ہے.

كيونكہ اس نے ايسى عبادت ترك كى ہے جو اس پر بغير كسى عذر كے فورى طور فرض تھى، تو اس نے وہ كيسے ادا نہ كى اور اس كى موت كے بعد اس پر كيسے لازم كريں، اور پھر تركہ تو ورثاء كا حق ہے ہم اس ورثہ ميں سے انہيں اس حج پر رقم خرچ كر كے انہيں اس رقم سے كيسے محروم كر سكتے ہيں جو كہ مالك كے ليے كفائت بھى نہ كرے.

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى نے " تہذيب السنن " ميں يہى بيان كيا ہے، اور ميں بھى يہى كہتا ہوں:

اگر كسى شخص نے استطاعت اور قدرت ہونے كے باوجوذ سستى كرتے ہوئے حج كى ادائيگى نہ كى تو اس كى جانب سے كبھى بھى حج كرنا كفائت نہيں كرے گا، اگر لوگ اس كى جانب سے ہزار بار بھى حج كر ليں.

ليكن زكاۃ كے متعلق كچھ علماء كرام كا كہنا ہے كہ:

اگر فوت ہونے کے بعد اس کی جانب سے زکاۃ ادا کی گئی تو وہ ادا ہو جائیگی اور وہ بری الذمہ ہو جائیگا.

لیکن میں نے جو قاعدہ اور اصول بیان کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ وہ زکاۃ سے بری الذمہ نہیں ہو گا، لیکن میری رائے یہ ہے کہ زکاۃ اس کے ترکہ سے نکالی جائے، کیونکہ یہ فقراء اور زکاۃ کے مستحقین کے حق سے متعلق ہے، بخلاف حج کے کہ اس کا خرچ ترکہ سے نہیں لیا جائیگا، کیونکہ وہ کسی انسان کے حق کے ساتھ متعلق نہیں، اور زکاۃ تو انسان کے حق سے تعلق رکھتی ہے اس لیے زکاۃ اس کے مستحقین کے لیے نکالنا ہو گی، لیکن یہ زکاۃ والے کی جانب کفائت نہیں کرے گی، جو زکاۃ ادا نہیں کرتا اسے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا، اللہ تعالی سے ہم سلامتی و عافیت کی دعاء کرتے ہیں.

اور اسی طرح روزے کا مسئلہ ہے: اگر یہ علم ہو جائے کہ اس شخص نے روزے ترک کیے اور روزہ کی قضاء میں حقارت سمجھی تو اس کی جانب سے قضاء نہیں کی جائیگی، کیونکہ اس نے حقارت کی بنا پر اس عبادت کو ترک کیا جو کہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن تھا، اسے بغیر کسی عذر کے ترک کیا اور اسکی بجاآوری نہ کی، تو اگر اس کی جانب سے اس کی قضاء بھی کی جائے تو اسے کوئی نفع نہیں ہو گا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا:

" جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے "

یہ اس شخص کے متعلق ہے جو اس میں کوتاہی نہ کرے، لیکن جو شخص علی الاعلانیہ اور بغیر کسی شرعی عذر کے قضاء نہیں کرتا تو اس کی طرف سے ہمارا قضاء کرنے کا کیا فائدہ " انتہی .